جناب احسان بٹالوی

عرب ممالک کے تیل پر یورپ کی نگاہِ ہوس

مغربی معیشت مسلمانوں کے ہاتھ میں

تیل کی قیمتوں میں اضافہ سے تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک کی دولت میں کافی اضافہ ہوا ہے ایک اندازہ کے مطابق اس سال کے آخر تک غیر ممالک میں عربوں کے سونے اور زرمبادلہ کے ذخائر ایک لاکھ ستر ہزار ملین ڈالر تک پہنچ جائیں گے۔ اور ۱۹۸۰ء تک غیر ملکی ریزرو کی صورت میں چار لاکھ ملین ڈالر تک پہنچ جائیں گے جبکہ چار سال پیشتر یہ صرف پانچ ہزار ملین ڈالر تھے۔ اس سال تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث عربوں کو پچپن ہزار ملین ڈالر زائد ملیں گے۔ عام بینکوں کے علاوہ صرف سعودی عرب نے ۱۹۷۴ء کے پہلے آٹھ ماہ میں سات ہزار ملین ڈالر امریکی سیکورٹی بانڈ اور تین ہزار ملین ڈالر کے برطانوی سیکورٹی بانڈ خریدے۔ کل سرمائے کا بیس فیصد سٹرلنگ کی صورت میں ہے۔ عربوں نے عالمی بنک کو ۵۶۵ ملین ڈالر دئے اور اگست ۱۹۷۴ء تک عالمی بنک کی رقوم کا ۳۱ فیصد عربوں سے مستعار شدہ تھا۔

اس سرمایہ کاری کے علاوہ عربوں کے اپنے ادارے بھی ہیں جن کے ہیڈ کوارٹر مغربی ممالک میں ہیں۔

(ا) یو۔ بی۔ اے۔ ای کی بنیاد ۱۹۷۰ء میں پیرس میں رکھی گئی۔ اس کا محفوظ سرمایہ ستّر کروڑ ڈالر ہے اور اسے ۲۴ عرب ممالک چلاتے ہیں۔

(ب) ایف۔ آر۔ اے۔ بی کویت کا ادارہ ہے جس کا سرمایہ ۱۸ کروڑ ڈالر ہے۔

(ج) یورپی عرب بنک بھی عربوں کی ملکیت ہے۔ جس کے سولہ عرب ممالک ممبر ہیں۔ اور اس کا صدر دفتر لکسمبرگ میں ہے۔

عربوں کا یہ سرمایہ اگر غیر ممالک ضبط کرنے یا قومی ملکیت میں لینے کی کوشش کریں بھی تو اس سے عربوں کو اتنا بڑا نقصان نہیں پہنچے گا جس سے ان کی معیشت یا سلطنت کی بنیادیں ہل جائیں۔ البتہ غیر ممالک

سے تیسری دنیا کے یہ ممالک اپنا سرمایہ نکال لیں تو مغربی ممالک کی معیشت کسی صورت میں بھی سنبھل نہیں سکے گی۔ عربوں کے لئے یہ سنہری موقع ہے کہ وہ آہستہ آہستہ غیر ممالک سے اپنا سرمایہ اپنے ملکوں کی تیسری دنیا کے مسلم بنکوں میں جمع کرواتے جائیں۔ جہاں تک گندم کی بہم رسانی اور امریکہ کی بلیک میلنگ کا خطرہ ہے تو اسے یہ عرب ممالک چند دن میں سیدھا کر سکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ اگر عرب ممالک صرف چند دن کے لئے بھی تیل مکمل طور پر بند کر دیں تو مغربی ممالک کی معیشت کی بنیادیں نہ صرف ہل جائیں گی بلکہ ان کی معاشی عمارت بھی دھڑام سے نیچے آگرے گی، یہاں ان واقعات کا ذکر کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا جو عربوں کی چند روزہ تیل کی بندش سے ظہور پذیر ہوئے۔ ان دنوں امریکہ میں کرسیلر میں ۳۲ ہزار مزدور ہفتے میں صرف تین دن کام کرتے رہے۔ فورڈ کمپنی کو اپنے ۲ ہزار مزدور برطرف کرنے پڑے۔ جنرل موٹرز نے ایک ہفتے کے لئے اپنے پلانٹ بند کر دیئے جس سے ایک لاکھ ۵ ہزار کارکن بیکار ہوگئے، فضائی سروس کم ہونے سے ڈیڑھ لاکھ آدمی متاثر ہوئے۔ آئندہ سال کے لئے ۱۵ فیصد پیداوار کم ہوگی۔ اور خطرہ ہے کہ ۱۰ لاکھ آدمی بے کار ہوں گے۔ صرف برف پر پھسلنے کی تفریح گاہوں سے بیس کھرب ڈالر کا کاروبار اور ساڑھے سات لاکھ آدمی متاثر ہوئے۔ جاپان کی پیداوار میں ۳۰ فیصد کمی واقع ہوئی۔ فلپائن میں پرائیوٹ کاروں کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا۔ ہالینڈ میں چالیس ہزار آدمی بے کار ہوگئے جس سے ہالینڈ کی آمدنی میں ساٹھ کروڑ ڈالر کی کمی واقع ہوگی۔

یہ سب کچھ صرف ایک معمولی عرصہ کی بندش اور اس کے بعد تیل کی سپلائی میں بہت تھوڑی سی کمی پر ہوا۔

معاشیات کا ایک عام اصول ہے کہ کسی ملک میں گردش میں روپیہ یا سرمایہ کاری میں سے ۲۵ فیصد ایک دم نکال لیا جائے تو اس کی تباہی میں کوئی کسر نہیں رہ جاتی۔ اگرچہ عربوں کے روپے کی مقدار ۲۵ فیصد فیصد تک نہیں پہنچی ہے تاہم یہ اعداد وشمار اگر درست تسلیم کر لئے جائیں تو مغربی ممالک کی معیشت سنبھل نہیں سکے گی۔ اور اگر عربوں کا روپیہ مغربی ممالک ضبط بھی کر لیں تو یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ عربوں پر اس کا اثر اتنا برا نہیں پڑے گا، جتنا کہ خود مغربی ممالک پر کیونکہ عربوں کے پاس تیل کا اتنا مضبوط اور زود اثر ہتھیار ہے کہ وہ صرف چند دنوں میں کسی بھی مغربی ملک کی معیشت کی بنیادیں ہلا کر رکھ سکتے ہیں۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق ۱۹۸۰ء میں صرف امریکہ کو ایک کروڑ بیس لاکھ بیرل تیل روزانہ کی ضرورت ہوگی، جس میں سے اسی لاکھ بیرل عربوں سے حاصل کیا جائے گا۔ صرف اسی سے ان کی ضروریات کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اب فوری طور پر عربوں کو جو اقدامات کرنے چاہئیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ مغربی ممالک خاص طور پر امریکہ سے برابری کی بنیاد پر بات کرتے ہوئے اپنے لئے مستقل طور پر غذائی ضروریات کی فراہمی کا انتظام کیا جائے۔

۲۔ مغربی ممالک میں موجود اپنے سرمایہ سے زرعی مشینری اور کھاد وغیرہ سے کر ایشیائی اور دوسرے ایسے افریقی ممالک کو دیں جن میں زرعی ترقی اور زرعی مشینری کی ضرورت اور گنجائش ہے اور اس کے عوض میں ان سے اپنی غذائی ضروریات کے مطابق زرعی اجناس حاصل کرنے کا معاہدہ کریں۔

۳۔ اگر امریکہ یا دوسرے ممالک گندم کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کی کوشش کریں تو ان کی تمام کمپنیاں اور تیل میں حصص کو قومیا لیا جائے اور اس کے ساتھ ہی یہ واضح کر دیا جائے کہ اگر وہ اپنی روش سے باز نہ آئے تو اگلا قدم تیل کی مکمل بندش ہوگا۔

۴۔ اس وقت مغربی ممالک تیل کا بدل تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور گیس یا ایٹم کو اس کا بدل بنانے میں کامیاب بھی ہو چکے ہیں، عربوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ممالک کو صنعتی ترقی کی دوڑ میں اس قدر آگے لے جائیں کہ وہ برآمد کنندگان میں شامل ہو سکیں۔

تیل کمپنیوں میں غیر ملکی حصص ۱۰۰۰ میٹرک ٹن

نام ملک	برطانوی حصص	امریکی حصص	دوسرے غیر ملکی حصے
۱۔ ایران	۹۴۲۳۰	۷۶۱۶۰	۲۰۷۶۰
۲۔ سعودی عرب	-	۱۷۶۹۴۰	-
۳۔ کویت	۶۸۷۳۰	۶۸۷۳۰	-
۴۔ عراق	۲۸۵۴۰	۱۲۱۰۰	۲۰۹۹۰
۵۔ ابوظہبی	۱۸۳۸۰	۴۸۶۵	۱۰۲۱۵
۶۔ قطر	۱۰۸۰۰	۷۱۳۵	۴۲۱۵
۷۔ عمان	۱۴۰۶۰	-	۲۴۸۰
۸۔ متحدہ عرب جمہوریہ	-	۶۳۵۰	۱۴۴۰۰
۹۔ بحرین	-	۳۸۲۰	-
۱۰۔ ترکی	۱۹۶۰	۴۹۰	۱۰۳۰
۱۱۔ شام	-	-	۴۲۸۰
۱۲۔ دبئی	-	۲۱۴۵	۲۱۴۵

یہ تو تھے امریکی اور دوسرے مغربی ممالک کے مفادات جن کا تحفظ انہوں نے ہر صورت میں کرنا ہے۔ لہٰذا وہ عربوں کے اس اقدام کو ہرگز ہرگز آسانی سے برداشت نہیں کریں گے۔ اور ہوسکتا ہے کہ انتقامی کارروائی کے طور پر وہ عربوں کے غیر ملکی بینکوں میں محفوظ سرمائے کو ضبط کرنے کا اعلان بھی کر سکتے ہیں ـــــ

ذیل میں عربوں کی آمدنی اور غیر ملکی بینکوں میں ان کے سرمائے کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں:

عبداللہ الطریقی کے نزدیک آمدنی کے اعداد و شمار ذیل میں درج ہیں:-

نام ملک	۱۹۷۲ء آمدنی	۱۹۸۰ء میں متوقع آمدنی
۱۔ سعودی عرب	۴ کھرب ۷۰ ارب ڈالر	۲۵۰ کھرب ڈالر
۲۔ کویت	۱۰ کھرب ۹۰ ارب ڈالر	۸ کھرب ڈالر
۳۔ ابوظہبی	۸ کھرب ۵۰ ارب ڈالر	۷۰ کھرب ڈالر
۴۔ قطر	۲ کھرب ۵۰ ارب ڈالر	۲۵ کھرب ڈالر
۵۔ لیبیا	۲۱ کھرب "	۵۰ کھرب ڈالر

لندن کے اکانومسٹ کے مطابق غیر ملکی بنکوں میں عربوں کا محفوظ سرمایہ:

نام ملک	۷۲ ۱۹ء آمدنی	۱۹۸۰ء میں متوقع آمدنی
۱۔ سعودی عرب	۵۰ کھرب ڈالر	۷۵۰ کھرب ڈالر
۲۔ کویت	۲۵ " "	۱۰۰ " "
۳۔ ابوظہبی	۲۰۷ " "	۸۰ " "
۴۔ قطر	۴۰۶ " "	۲۵ " "

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے

ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے

پستول مارکہ آٹا استعمال کرکے ہماری حوصلہ افزائی کی ـــــ

نوشہرہ فلور ملز ـــ جی ٹی روڈ ـــ نوشہرہ

فون نمبر ۱۲۶